داغ نہیں لینا، شہید بن کر رب کے حضور جا سکتے ہیں۔

ادھر سکھ بھی یہ سب کچھ بغور دیکھ رہے تھے اور معرکہ آرائی کا چیلنج دیئے جا رہے تھے۔اب چونکہ قافلے کی کمانڈ ایک پیشہ ور مجاہد کے ہاتھ میں تھی، اس نے بہانگ دہل سکھوں کو للکار کر کہا: ''اوسکھو! کسی غلطی فہمی میں نہ رہنا، تمہارے بازو ہمارے آزمائے ہوئے ہیں، ابھی چند منٹوں میں تمہارا تمام نشہ ہرن ہو جائے گا۔''

معرکہ آرائی: دونوں متصادم گروہوں کے درمیان چار فرلانگ کا فاصلہ تھا۔قائد عبدالعزیزؒ نے اپنے دائیں بائیں ریٹائرڈ انفنٹری کے دو فوجی رکھے، ہمارے یہ فوجی جرأت کے پیکر تھے۔قائد نے انہیں حکم دیا: دشمن کی طرف وہ جو گھڑسوار سکھوں کی کمانڈ کر رہا ہے' اس کو اپنی جگہ پر آنے دو، پھر میں اس پہ فائر کروں گا۔ Bull Hit (دل پر گولی کا لگنا) ہوتے ہی یہ گھوڑے سے نیچے آگرے گا، لیکن پاؤں اس کا رکاب میں الجھ جائے گا۔ ہاں تجھے میرے حکم ''جاؤ'' پر پوری قوت کے ساتھ دوڑ کر سکھوں کے لشکر میں جا گھسنا ہے، میرے فائر کا انتظار نہیں کرنا۔تم درمیان میں پہنچو گے تو میں رائفل چلاؤں گا۔ اس کا الجھا ہوا پاؤں رکاب سے نکال کر اس کا گھوڑا اپنے قبضہ میں لے لو، پھر الٹے پاؤں بمع رائفل اور ایمونیشن بیلٹ قافلے میں پہنچنا ہے۔ یہ کام ایسی پھرتی سے ہو کہ سکھ کوئی ایکشن نہ لے سکیں۔ چنانچہ یہ ان ہونی بات بھی قائد کی خواہش کے مطابق مکمل ہوگئی۔اب ہمارے پاس دو تھری ناٹ تھری کی رائفلیں اور تین عدد ایمونیشن بیلٹ اور پھرتیلا گھوڑا بھی تھا۔

اس کامیابی نے قافلے کا مورال بہت بلند کیا، ہر طرف سے الحمد للّٰہ کثیراً کثیراً کی صدائیں بلند ہوئیں، جبکہ سکھ لشکر اپنے زخم چاٹتے ہوئے نئے لیڈر کا سوچ رہے تھے۔قافلہ اللّٰہ اکبـــــر کے فلک شگاف نعروں کے ساتھ اپنی منزل کی طرف روانہ ہوا۔سکھوں نے سفر کے دوران زخمی شیر کی طرح 6 میل تک متوازی ہمارا تعاقب کیا، لیکن اب فرزندانِ توحید کا رعب غالب آ چکا تھا۔لہٰذا یہ بے نیل و مرام واپس لوٹ گئے۔ یہ ''مکھو'' کا میدان جنگ ''بدر'' کے میدان جنگ سے کافی مماثلت رکھتا تھا۔

اس معرکے کے نتائج کا بعد میں علم ہوا کہ سکھوں کا یہ گڑھ ہمارے ساتھ مقابلے کے بعد ختم ہو گیا، کیونکہ مرنے والا SHO تھانیدار ڈیوٹی پر تھا، خلاف قانون اپنی سینہ زوری سے قتل و غارت کرتے ہوئے مرا، اس لئے پنشن اور دیگر مراعات سے بھی محروم رہا اور دوسروں کیلئے تازیانہ عبرت بنا۔اب آفتاب غروب ہوا چاہتا تھا لیکن سفر جاری رہا۔رات کے پچھلے پہر کے قریب ایک مقام ایسا آیا کہ ہمیں لاشوں کے اوپر پاؤں رکھ کر گزرنا پڑا، یہ ایک بڑی قتل گاہ تھی۔ممکن ہے کہ یہ بھی ''مکھو'' والوں کا ہی کیا دھرا ہو۔

(جاری ہے)

قسط نمبر: ۲

عراق تاریخ کے دریچوں سے

عبدالرحیم روزی

1994 عراق کا ایک سیاسی لیڈر احمد شبلابی نے چند اور حکومت مخالف لیڈروں کے ساتھ مل کر نیشنل کانگریس قائم کیا جس کا واحد ایجنڈا صدام حکومت کا خاتمہ تھا۔ اس کانگریس کے قیام میں CIA نے غیر معمولی کردار ادا کیا (نوائے وقت: 20 جون 04)

احمد شبلابی نے عراق کے حکومت کے خلاف پروپیگنڈا مہم چلائی کہ عراق کے پاس ایسے کیماوی ہتھیار ہیں۔ جو پوری دنیا کے لیئے خطرہ ہیں۔ (ایضا)

1998 اقوام متحدہ کی قرارداد نمبر 986 منظور ہونے کے بعد عراق میں تیل کی پیداوار کی شرح روزانہ 2.2 ملین بیرل تک پہنچ گئی۔ یاد رہے کہ عراق دنیا کا تیل پیدا کرنے والا دوسرا بڑا ملک ہے۔ عراق میں تیل کے تمام ذخائر کا پتہ لگایا جائے تو عراق آدھی سے زیادہ دنیا کی ضروریات پوری کرنے کے قابل ہوگا۔ (ایضا)

11-9-01 نیویارک میں امریکی وزارت دفاع کے صدر دفتر اور ورلڈ ٹریڈ سینٹر کے دونوں ٹاوروں سے تین مسافر بردار امریکی جہاز ٹکرا گئے، ایک اور جہاز میزائل مار کر گرا دیا گیا۔ اور مسلمانوں پر امتحان و آزمائش کے ایام شروع ہو گئے۔

صدر بش نے واضح طور پر کہا: **ہم اسلام کے خلاف "کروسیڈ" صلیبی جنگ لڑ رہے ہیں۔** انہوں نے شک کی بنیاد پر سارا نزلہ اسامہ بن لادن اور مسلمانوں پر ڈال دی، لیکن اب تک وہ اس کا ایک بھی ثبوت پیش نہ کر سکے۔

اس کے برعکس سارے زمینی ثبوت وشواہد، تحقیقی رپورٹیں اور خود امریکی ومغربی انصاف پسند دانشوروں کے مطابق یہ ساری کارروائی یہودیوں اور خود امریکی حکومت کا پہلے سے طے شدہ تھا۔ صدر بش اور اس کے مشیروں کو اس تباہ کاری کی اطلاع پیشگی دی گئی تھی۔ (بعض امریکی ارکان کانگریس)

برطانیہ کے مشہور روزنامے "گارڈین" کے مطابق برطانیہ کے سابق وزیر ماحولیات مائیکل میجر نے کہا: "دراصل تیل کے عالمی ذخائر پر قبضہ کرنے اور دنیا پر طاقت کے ذریعے اپنا اقتدار قائم کرنے کی خاطر خود امریکہ نے یہ ڈرامہ رچایا تھا اور ستمبر 2001 میں یہ منصوبہ امریکی نائب صدر ڈک چینی، وزیر دفاع رمزفیلڈ، صدر بش کے بھائی جیب بش، دو چار وزراء اور اہم

مشیروں نے مل کر تیار کیا تھا۔ (ایم ایم حسن: نوائے وقت 03-9-26)

10-04 برطانیہ میں ایک عوامی سروے کے مطابق رائے دینے والوں میں سے 58 فیصد لوگوں نے کہا کہ صدام حسین کوئی ایسا خطرہ نہیں ہے، جسے جواز بنا کر حملہ کیا جائے۔ (البیان لندن 2003-2)

15-2-03 برطانیہ، سپین، اٹلی، جرمنی، امریکہ، مصر، انڈونیشیا، بھارت، بنگلہ دیش اور دیگر یورپی ایشیائی، افریقی، امریکی، عرب وعجم، مسلم وغیر مسلم ممالک میں کروڑوں عوام نے عراق کے خلاف ممکنہ امریکی جارحیت کے خلاف تاریخ ساز مظاہرے کیے۔ (محدث لاہور: اپریل 2003)

2-03 برطانیہ میں ایک عوامی سروے کے مطابق رائے دینے والوں میں سے 58 فیصد لوگوں نے کہا کہ امریکہ کو عراق پر حملہ نہیں کرنا چاہیے۔

2-03 صدام حسین نے عام تباہی پھیلانے والے ہتھیاروں کے سلسلے میں 12,000 صفحات پر مشتمل دستاویزات اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کو پیش کیں۔ امریکہ نے اس میں سے 9,000 صفحات پر Masking Tape (نقابی پٹی) لگا کر بند کر دیا، جن میں اس کے اپنے گھناؤنے کردار کا ثبوت تھا۔ (ترجمان القرآن جنوری 2004)

سلامتی کونسل کا ممنوعہ ہتھیاروں کی تلاشی لینے والا افسر عراق سے کوئی ہتھیار نہ ملنے اور امریکی انتظامیہ کے شدید دباؤ کی وجہ سے مستعفی ہو گیا۔ اس نے ممنوعہ ہتھیاروں کی غیر موجودگی کی باقاعدہ اطلاع بھی پیش کر دی تھی۔

2-3-03 کراچی میں 33 لاکھ افراد نے اور راولپنڈی میں 50 لاکھ افراد نے عراق کے خلاف ممکنہ امریکی جارحیت کے خلاف ملین مارچ میں حصہ لیا، ان جلوسوں میں علمائے کرام کے علاوہ سیکولر لیڈر اصغر خان، عمران خان و دیگر سیاسی رہنماؤں نے عراق پر ممکنہ جنگ کے خلاف خطاب کیے۔ (محدث لاہور 2003-4)

9-3-03 امریکہ کے سابق صدر بل کلنٹن اور جمی کارٹر نے واضح طور پر عراق کے خلاف جنگ کی مخالفت کی، اور کہا کہ اس کا اصل مقصد عراقی تیل پر قبضہ کرنا ہے۔ (نیویارک ٹائمز 10 مارچ 03)

11-3-03 امریکی دانشور مائیکل کولنز نے کہا: عراق پر حملے کے دوران اسرائیل بڑے پیمانے پر فلسطینیوں کو ملک بدر کر سکتا ہے، یہ سارا منصوبہ گریٹر اسرائیل کی تشکیل ہی کا ایک حصہ ہے۔ (ترجمان القرآن لاہور اپریل 3)

امریکن اکیڈیمیز (تعلیمی اداروں) کے 30,000 سے زائد اساتذہ نے ایک یادداشت پر دستخط کر کے صدر بش کو پیش کیا کہ جنگ کی دھمکیاں دینے کے بجائے سفارتی ذرائع سے اس مسئلے کو حل کریں۔ (مجلۃ البیان فروری 03)

15-3-03 انٹرنیشنل بیو پروگرام (مشروع "بیو" العالمی) کے سربراہ سابقہ امریکی وزیر خارجہ میڈلین اولبرائٹ کے مطابق ترکی اور انڈونیشیا کی 83 فیصد آبادی امریکہ سے نفرت اور جذبہ انتقام رکھتی ہے۔ جبکہ پچھلے سال اگست میں یہ گراف بالترتیب 55 اور 75 فیصد تھا۔ (جریدۃ العالم الاسلامی السعودیۃ 03-8-4)

جیمز زغبی انٹرنیشنل (امریکن) کے سروے کے مطابق سعودی عرب کے 97 فیصد، U.A.E کے 85 فیصد اور اردن کے 81 فیصد عوام امریکہ سے نفرت کرتے ہیں۔ (ترجمان القرآن لاہور 2003-4)

سعودی وزیر خارجہ شہزادہ سعود الفیصل نے کہا: ''سعودی عرب امریکہ کو عراق کے خلاف فوجی اڈہ نہیں دے گا۔''

سعودی عرب کے 32 جید علمائے کرام نے فتویٰ دیا کہ عراق کے خلاف جنگ میں امریکہ کا ساتھ دینا بدترین گناہ ہے۔ (نوائے وقت 03-3-16)

امریکہ اور اس کے تابع مہمل حلیف برطانیہ نے نہتے عراق پر حملہ کیا۔ حملے کے بعد تلاش بسیار کے باوجود کہیں سے بھی کوئی ممنوعہ ہتھیار نہیں ملا۔ صدر بش اور وزیر خارجہ کولن پاول اعتراف کر چکے ہیں کہ عراق میں مہلک ہتھیار نہیں ملے اور C.I.A نے اس بارے میں غلط اور گمراہ کن معلومات فراہم کی تھیں۔

ان حقائق کے باوجود امریکہ نے عالمی، علاقائی تنظیموں، بین الاقوامی عدالت قانون، اقوام متحدہ، یورپی اتحاد اور نیٹو ممالک سے کوئی منظوری لیے بغیر بین الاقوامی طور پر ممنوعہ ہتھیاروں، کلسٹر بموں، ڈیزی کٹر میزائلوں اور جراثیمی ہتھیاروں سے عراق پر حملہ کر کے عالمی دہشت گردوں کا چیمپئین ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔ متعدد امریکی دانشوروں نے سعودی عرب میں سابق امریکی سفیر جیمز آکنز کی یہ بات نقل کی کہ جارج واکر بش کی یہ جارحیت 1975 میں بننے والے ہنری کسنجر کا منصوبہ ہے کہ دنیا میں اہم ترین ذخائر پر قبضہ کرنا ہے، اور عراق میں سعودی عرب کے بعد دنیا کے سب سے زیادہ تیل کے ذخائر ہیں۔

28-3-03 پاکستان، دبئی اور عراق میں لاکھوں افراد نے عراق پر امریکی جارحیت کے خلاف احتجاجی ریلیاں نکالیں بغداد میں بھی ہزاروں عراقی خواتین نے امریکہ کے خلاف نعرہ بازی کی۔ (نوائے وقت 03-3-29)

9-4-03 سقوط بغداد کا دلخراش سانحہ رونما ہوا۔ اور صدر صدام حسین ایک دم زیر زمین چلے گئے۔

14-12-03 امریکی دعوے کے مطابق صدام حسین کو ان کے آبائی گاؤں تکریت میں ایک زیر زمین پناہ گاہ سے گرفتار کیا گیا۔ T.V پر پس منظر میں درختوں پر لٹکتے ہوئے کھجور کے پھل امریکہ کے اس دعوے میں گرفتاری کی تاریخ کو ببانگ دہل جھٹلا رہے تھے، کیونکہ دسمبر میں کھجور کے درختوں پر پھل کا ایک دانہ بھی نہیں ہوتا، یہ جون جولائی کی لی گئی تصویر لگتی تھی۔ منظر میں